بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعمیر ملت میں اسلامی ادب کا کردار

ادب کا مفہوم مختلف فیہ سہی، مگر یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ادب قلب و دماغ یا دوسرے لفظوں میں عقل و روح کی قوتوں کو متاثر کیے بغیر نہیں رہتا' جب انسان کا قلب و دماغ کسی چیز سے متاثر ہوتا ہے تو اس تأثر کے ردّ عمل کے طور پر جسمانی قوتوں کو تحریک ملتی ہے، جسمانی قوتوں کی یہی تحریک ہے جو اپنے عمل سے تاریخ بناتی ہے لہذا انسان کی عملی زندگی میں ادب کی تاثیر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی اٹل ہے کہ کوئی شاعر یا ادیب کسی داخلی یا خارجی تاثر کے نتیجے میں جب کچھ لکھنے بیٹھتا ہے تو اس کا قلم ایک عزم و ارادہ سے حرکت میں آتا ہے ہر عزم و ارادہ اس باقاعدہ سوچ، مقصد اور منصوبہ بندی کا آئینہ دار ہوتا ہے تو گویا ادبی تخلیق- شاعرانہ یا ادیبانہ - قصد اور ارادے کی پیداوار ہوتی ہے یونہی بے ہنگم طور پر نہ تو کسی ادبی کارنامے کی تخلیق کا آغاز ہو سکتا ہے اور نہ اس کی تکمیل ممکن ہے' سوچ سمجھ کر آغاز کرنا ہوتا ہے اور سوچ سمجھ کر ہی ادبی تخلیق کو انجام تک پہنچانا ہوتا ہے' اس لیے کسی ادبی تخلیق سے پہلے شاعر اور ادیب کو کم سے کم یہ ضرور پتہ ہوتا ہے کہ وہ کیا کرنے لگا ہے؟ اس لیے ادیب اور شاعر پر انسانیت یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ وہ اپنی ادبی تخلیق میں انسانیت کے فائدے اور منفعت کو ضرور پیش نظر رکھے۔ یہ فائدہ اور منفعت دلچسپی اور تفریح کے سامان کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے اور انسانی کردار سازی اور عملی زندگی کے رخ کے تعین میں مدومعاون ہونے کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے!

لہذا جو لوگ ادب برائے ادب یا فن برائے فن کے قائل ہیں وہ یا تو مختصر سی

انسانی زندگی کی قدروقیمت سے آگاہ نہیں اور یا وہ اپنے آپ کو چھپانے اور دنیا کو گمراہ کرنے کے لیے اپنے اردگرد ایک پردہ تان کردانستہ انسانیت کو دھوکہ دیتے ہیں یا انہیں انسان کی مختصر سی زندگی کے ضیاع کا احساس نہیں ہے! اسلامی ادب کا مکتب فکر اس موقف کو مسترد کرتا ہے!

اسلامی ادب کے مکتب فکر کے نزدیک شاعر اور ادیب کا مقصد ہونا چاہیے اور یہ مقصد جتنا بلند تر اور جس قدر مفید تر ہو گا اسی قدر اس کا مرتبہ و مقام ہو گا! لیکن اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ ادیب اور شاعر ایک واعظ اور مصلح بن کر کھڑا ہو جائے بلکہ قاری کو دوران قرأت کسی مقام پر بھی یہ محسوس نہ ہونے پائے کہ لکھنے والا اسے کہاں لے جا رہا ہے' جب بات مکمل ہو جائے تو قاری پر لکھنے والے کا ہدف منکشف ہو سکے! اسلامی ادب کا مکتب فکر ایسا ہی ادب تخلیق کرنے کا قائل ہے!

یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ گزشتہ صدی کے دوران میں تخلیق ہونے والا اشتراکی ادب ایک بامقصد ادب تھا' ہر ادبی تخلیق کے پس منظر میں کارل مارکس کی دس کیپیٹس اور لینن و سٹالن کا ڈنڈا کارفرما تھا! اسی طرح انسانی اقدار اور اخلاقی قیود کو ملیامیٹ کرنے کے لیے فحش نگاری پر مبنی جنسی ادب پھیلایا جا رہا ہے اس کے پس منظر میں بھی فرائڈ کی مجبورانہ اور بیکسانہ ہوس پرستی کارفرما ہوتی ہے' یہی حال دوسرے تمام ادبی مکاتب فکر کا ہے' گویا دنیا کا ہر شاعر و ادیب شعوری یا لاشعوری طور پر کسی نہ کسی ادبی مکتب فکر کی پیروی کر رہا ہوتا ہے یوں گویا ہر ادبی تخلیق کا کوئی نہ کوئی ہدف اور مقصد ہوتا ہے خواہ اس کی تخلیق کرنے والا اس سے انکار ہی کرتا ہو؟!

عالمی رابطہ ادب اسلامی' جو اسلامی دنیا کے ادباء و شعراء اور اہل دانش کی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے اور جس کی چودہ کے قریب اسلامی ممالک میں علاقائی تنظیمیں اور فروع قائم ہیں' احترام آدمیت اور انسانیت کے بہترین مستقبل کے لیے نفیس' پاکیزہ اور اسلامی تصور زندگی پر مبنی ادب کی تخلیق کا علمبردار ہے اور اس یقین کے ساتھ ادب کے ذریعہ اسلام اور ملت اسلامیہ کی خدمت کرنا چاہتا ہے کہ ادب کو انسانی ذہن تیار کرنے' سیرت سازی اور انسانیت کا بول بالا کرنے کا بہترین وسیلہ بنایا جا سکتا ہے' تاریخ انسانی میں سب سے پہلے ادب

کو بطور سلاح اور وسیلہ دفاع بنانے کو ضروری و مفید سمجھنے والی ہستی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جب آپؐ نے مدینہ منورہ کے انصاری شعراء - حضرت حسانؓ کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم - کو ادب کے لیے دفاع اسلام اور دفاع امت کا کام سونپا تو دعوت و تبلیغ اسلام کے لیے ادب کو وسیلہ بنانے کی داغ بیل پڑی پھر امت اسلامیہ کے اہل علم شعراء ادباء اور خطباء نے قرآن کریم اور ارشادات نبویؐ کی روشنی میں ادب اسلامی کا ایک قابل فخر وسیع ذخیرہ تیار کیا جو آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہے ہم اس ادب کو بھی امت کے سامنے لانا چاہتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ بقول اقبال کتاب زندہ قرآن حکیم کے سایہ رحمت میں تخلیق ہونے والے ادب نے افراد معاشرہ کی کس طرح سیرت سازی کی اور دنیا میں مکارم اخلاق اور آدمیت کا بول بالا کر کے ایک فکری اور ثقافتی انقلاب برپا کر دیا جس کے اثرات آج بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں اور کیے جاتے رہیں گے عالمی رابطہ ادب اسلامی اسی سلسلہ ادب کو آگے بڑھانے اور ماضی کے اسلامی ادب کو اجاگر کرنے کا فریضہ انجام دینے کا عزم بالجزم رکھتا ہے اور اس ضمن میں پاکستان اور عالم اسلام کی تمام تعمیری قوتوں کا تعاون چاہتا ہے اللہ تعالی توفیق بخشے اور نیک کام کی تکمیل فرمائے۔

وما ذلك على الله بعزيز !

ظهور احمد اظهر

مدیر اعلیٰ